✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت الہامات مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا (بنی اسرائیل:16)

یعنی ہم ہر گز عذاب نہیں دیتے یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں (اور حجت تمام کر دیں)۔

وہ تباہی آئے گی شہروں پر اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دم میں غم کدے ہوجائیں گے عِشرت کدے
شادیاں کرتے تھے جو پیٹیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اُونچے محل اور وہ جو تھے قصرِ بریں
پست ہوجائیں گے جیسے پست ہو اِک جائے غار
ایک ہی گردش سے گھر ہوجائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں ان کا شمار
انبیاء سے بُغض بھی اَے غافلو! اچھا نہیں

معزز دوستو! آج میری تقریر کا عنوان حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی ایک مشہور و معروف نظم بعنوان "پیشگوئی جنگِ عظیم" کا یہ شعر ہے۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خُدائے ذوالعجائب سے پیار

(درثمین اردو صفحہ 177-179 از نوٹ بک حضرت مسیح موعودؑ)

پیارے دوستو! ہم دیکھتے ہیں کہ تقریر کا عنوان بالعموم شعر کا ایک مصرع ہوتا ہے کیونکہ عنوان ہمیشہ مختصر رکھا جاتا ہے لیکن یہاں جب تک پورا شعر نہ پڑھا جائے تو عنوان تقریر واضح نہیں ہوتا اور نہ ہی مکمل مفہوم ادا کرتا ہے۔ اِس پوری نظم کے 45 اشعار کو اگر دل کی گہرائی سے پڑھیں تو دنیا کے حالات کو دیکھ کر دل میں اک درد اور لرزہ پیدا ہوتا ہے اور ہُوک سی اُٹھتی ہے کہ کاش! مسلمانوں نے اِس دَور کے مامور کی اِن باتوں پر کان دھرے ہوتے تو آج اِن کی یہ کسمپرسی والی کیفیت نہ ہوتی۔ نہ وہ جنگوں کی لپیٹ میں ہوتے اور نہ عالمی طاقتوں کے ہاتھوں پِس رہے ہوتے اور نہ رُسوا ہوتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اِس منظوم کلام میں جنگِ عظیم کی جو پیشگوئیاں فرمائی ہیں وہ پہلی دوسری جنگِ عظیم میں تو پوری ہوتی دیکھ چکے ہیں اور اب بڑی شان کے ساتھ ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا واضح نشان لئے تیسری جنگ عظیم سامنے کھڑی نظر آرہی ہے۔ اگر اِن 45 اشعار کی تشریح دنیا کے موجودہ حالات کے تناظر میں کریں تو ایک پوری تقریر یا ایک تحریر بن جاتی ہے۔ لیکن آج مجھے صرف اُسی شعر کے اردگرد رہنا ہے جو مَیں اوپر بیان کر آیا ہوں۔ اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں آئندہ آنے والی ہولناک تباہیوں کو اپنے سامنے دیکھتے

ہوئے انہیں آگ سے تشبیہ دے رہے ہیں اور یہ بموں کی آگ، یہ ایٹمی گولوں کی آگ، لوگوں کو آناً فاناً جھلس کر رکھ دے گی۔ اِس ہولناک اور تباہی پھیلا دینے والی آگ سے اللہ کے وہی پیارے بچائے جائیں گے جو خدائے عزّوجلّ سے نہ صرف پیار کے دعوے دار ہوں گے بلکہ اس کی ہستی پر یقین بھی رکھتے ہوں گے۔

سامعین! اِس شعر میں دو الفاظ یعنی آگ اور ذوالعجائب قابلِ غور ہیں۔ آگ، آتش کو بولتے ہیں اور محاورۃً آگ کے معنی آفت اور مصیبت کے ہیں۔ اگر انسانی مزاج پر لاگو کریں تو مزاجاً گرم یا آگ کا پُتلا یا آگ بگولا، گرم مزاج انسان کو کہا جاتا ہے۔ ''آگ نہ اُگل لعل اُگل'' کا محاورہ بھی گرم مزاج انسان کو سنا کر یا بتا کر کہا جاتا ہے کہ اچھی اور نرمی سے بات کرو۔ آگ لگنے کا محاورہ بھی انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے جب کسی کو مخاطب ہو کر کہا جائے کہ بڑی آگ لگی ہے یعنی جَل بُھن گئے ہو۔ مادی بیماری میں جَلن، سوزش کو بھی آگ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ روحانی بیماریوں کے لئے بھی آگ کا لفظ استعمال ہوتا ہے جیسے حسد کی آگ میں وہ جل رہا ہے۔ پھر مخالفت کے لئے بھی آگ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

سامعین! اور جہاں تک ذوالعجائب کا تعلق ہے یہ خدا تعالیٰ کی صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ انوکھی، نادر اور عجیب وغریب چیزوں کا مالک خدا۔ دنیا بھر میں عجائب گھر جو قائم ہیں اُن میں نادر، نایاب اور انوکھی اشیاء کی نمائش کی جاتی ہے جو آپ کو باہر عام دنیا میں نظر نہیں آتی۔ یہی معنی ہم اپنے خداوند کریم پر لاگو کریں تو دوسرے معبودوں کے مقابل پر کہ ہمارا خدا ایسا عظیم خدا ہے کہ وہ ایسی خوبیوں کا مالک ہے جو آپ کو دوسرے معبودوں اور مورتیوں میں نظر نہیں آتیں اور ہم میں سے جو بھی اِس خدائے ذوالعجائب پر ایمان لا کر اِس سے اپنے پیار کو عروج تک پہنچائے گا وہ آگ سے بچایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار حضرت ابراہیم حنیف علیہ السلام کی مثال بیان فرمائی کہ اُس کے وجود کو ختم کرنے کے لئے مخالفین و معاندین نے آگ بھڑکائی۔ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خدائے ذوالعجائب سے پیار کرتے تھے اور توحید پرست تھے اِس لئے یہ آگ اُن کے لئے ٹھنڈی کر دی گئی اور اِس آگ سے بچائے گئے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ''ناراً'' کا لفظ ابلیس کے لئے بھی استعمال فرمایا کہ اُس نے بڑے مان سے اللہ سے کہا خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ کہ تو نے مجھے نار یعنی آگ سے پیدا کیا ہے جو طین سے بالا ہے اور فضیلت رکھتی ہے اور فرشتوں کو مٹی ملے پانی سے پیدا کیا ہے لہٰذا میری فوقیت زیادہ ہے۔ مگر خدا نے اُسے نیست و نابود کر دیا۔ اُس کا نام و نشان مٹا دیا اور اپنے فرشتوں کی حکومت قائم کی۔

سامعین! اس سارے مضمون کو مثالوں سے آراستہ کرنے اور مزید کھولنے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آگ کے متعلق ایک اور الہام کو بیان کرنا ضروری ہے اور اِن دونوں آگ والی بشارات کو ساتھ ساتھ لے کر آگے بڑھیں گے تا مضمون سامعین پر واضح ہوتا رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ یہ فقرہ بطور حکایت میری طرف سے خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ مجھے آگ سے مت ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ (تذکرہ صفحہ 324)

اِن دونوں الہامات میں یہ فرق دکھلائی دیتا ہے اور واقعات نے اِس کی تصدیق بھی کی ہے کہ آگ ہماری غلام ہے میں غیروں کے آگ میں جل کر انجام کا ذکر ہے جبکہ ''آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے'' میں اپنے احمدی مخاطب ہیں اور اُنہیں ذوالعجائب خدا کی طرف جھکنے اور دعاؤں میں لگے رہنے کی ترغیب ملتی ہے۔

سامعین! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف اقوام کو انبیاء کی نافرمانی اور مخالفت پر جو عذاب نازل کئے وہ زیادہ تر چار عناصر پر مشتمل تھے جیسے پانی، ہوا، مٹی اور آگ اور یہی چار عناصر ہیں جن سے آئندہ بھی اللہ تعالیٰ قوموں پر عذاب نازل کرتا رہے گا۔ آگ سے پہلے تین عناصر یعنی پانی، ہوا اور مٹی کا آگ سے بظاہر تعلق معلوم نہیں ہوتا لیکن دنیا کی تباہیوں کا احاطہ کریں تو پانی کے عذاب کے ساتھ آسمان سے کڑکنے والی بجلی کے لپکے آگ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جب سے دنیا گلوبل ویلیج بنی ہے ہم نے سونامی آتے دیکھے ہیں گو یہ سونامی پانی سے تعلق رکھتے ہیں مگر بجلی ساتھ لئے ہوتے ہیں۔ اِسی طرح ہوا گو بجلی کے بغیر چلتی دکھائی دیتی ہے لیکن ہم نے دیکھا کہ تیز و تُند ہواؤں سے درختوں کو جب آگ لگتی ہے تو جنگلات کے جنگلات بھسم ہو جاتے ہیں اور بسا اوقات وہاں مخلوق کا نام و نشان مٹ جاتا ہے جیسے آسٹریلیا اور امریکہ میں ہواؤں سے جنگلات کو لگنے والی آگیں گواہ ہیں۔ یہی کیفیت مٹی کے عذاب سے رونما ہوتی دیکھی گئی ہے جب پہاڑ لینڈ سلائیڈز کرتے ہیں تو پانی اور ہوا سے مل کر یہ ایسی تباہی پھیلاتے ہیں جن میں آسمانی بجلی بھی شامل ہو جاتی ہے اور بعض اوقات آتش فشاں لاوے کی صورت میں عذاب نازل ہوتا ہے جو مٹی سے ہی آگ برساتا لاوا نکلتا ہے الغرض آگ کو ہی مین تباہیوں، ہلاکتوں اور عذابوں کا پیش خیمہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے سے قبل ''حوادثِ طبعی یا عذابِ الٰہی'' کے نام سے ایک مضمون تحریر فرمایا تھا۔ جس میں آپ نے آئندہ زمانے میں آگ کے عذاب کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ

''جہاں تک قرآن کریم کی پیشگوئی کا تعلق ہے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلسل انکسار کے نتیجہ میں قوموں کو آئندہ آگ کا عذاب بھی دیا جانا مقدر تھا۔ قرآن کریم کی مختلف آیات میں اس کا اشارۃً یا صراحتاً ذکر ہے جیسا کہ فرمایا اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۔ لَّا ظَلِیْلٍ وَّلَا یُغْنِیْ مِنَ

اللَّھَبِ۔ اِنَّھَا تَرۡمِیۡ بِشَرَرٍ کَالۡقَصۡرِ۔ کَاَنَّہٗ جِمٰلَتٌ صُفۡرٌ۔ وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ترجمہ: ایسے سائے کی طرف چلو جو تین شاخوں والا ہے۔ نہ تسکین بخش ہے نہ آگ کی لپٹوں سے بچاتا ہے۔ یقیناً وہ ایک قلعہ کی طرح کا شعلہ پھینکتا ہے۔ گویا وہ جوگیا رنگ کے اُونٹوں کی طرح ہے۔ ہلاکت ہے اُس دِن جھٹلانے والوں پر۔

ان آیات میں جو نقشہ کھینچا گیا ہے وہ زمانہ حاضرہ کی جنگوں سے بہت ملتا جلتا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں پہلی مرتبہ جنگ کا مہیب سایہ تین نمایاں شعبے رکھتا ہے۔ فضائی، برّی اور بحری اور یہ تینوں شعبے آگ برسانے والے ہیں۔"

(حوادث طبعی صفحہ 19-20)

سامعین! مجھے محدود وقت کے اندر رہتے ہوئے اِس مضمون کے تمام لوازمات کو آپ دوستوں کے سامنے رکھنے ہیں۔ اِس لئے مجھے اختصار سے کام لینا ہوگا۔ اوپر آگ کے لغوی معانی اور اِس سے متعلقہ تشریح میں ہم سن آئے ہیں کہ ایک آگ بیماری کی آگ ہوتی ہے جس میں جسم حرارت محسوس کرتا ہے اور نار کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دَور میں طاعون کے نام سے ایک بیماری پھیلی جس میں جسم بخار کی وجہ سے اتنا گرم ہو جاتا ہے کہ انسان کو موت نظر آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بیماری کو آگ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ:

"یہ بلا (طاعون) ایک کھا جانے والی آگ کی طرح کسی شہر میں اپنا منہ کھولے تو یقین کرو کہ وہ شہر کامل راستبازوں کے وجود سے خالی ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 401)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو یہ خوشخبری سنائی کہ افرادِ جماعت احمدیہ اِس مہلک بیماری سے محفوظ رہیں گے۔ حتّٰی کہ یہاں تک آپؑ نے پیشگوئی فرمائی کہ

"جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گا گو ستر برس تک رہے قادیان کو اِس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اُس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔"

(دافع البلاء، روحانی خزائن جلد 18۔ صفحہ 228-230)

پھر فرمایا کہ

"اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ جو شخص اِس مسجد میں، اِس گھر میں داخل ہو گا یعنی اخلاص اور اعتقاد سے وہ طاعون سے بچایا جائے گا۔ اسی کے مطابق اِن دنوں میں خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ... یعنی مَیں ہر ایک ایسے انسان کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو تیرے گھر میں ہو گا... اور مَیں تجھے خصوصیت کے ساتھ بچاؤں گا۔"

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 401-402)

چنانچہ بے شمار معاندین اِس بیماری کی وجہ سے ہلاک ہوئے مگر احمدی محفوظ رہے۔ ایک دفعہ جب طاعون کا زور تھا۔ مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو سخت بخار ہو گیا۔ انہیں گمان گزرا کہ یہ طاعون ہے انہوں نے وصیت بھی لکھ دی۔ حضرت مسیح موعودؑ اُن کے گھر گئے اور بڑے جلال سے اُنہیں مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر آپ کو طاعون ہو گئی تو پھر مَیں جھوٹا اور میرا دعویٰ الہام غلط ہے۔ آپؑ نے مولوی صاحب کی نبض پر ہاتھ رکھا اور دعا کی۔ یوں آپ کا بدن سرد ہونے لگا اور آپ محفوظ رہے۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 218)

سامعین! تیسرے نمبر پر جس آگ کا مَیں ذکر کرنا چاہوں گا۔ وہ مخالفت کی آگ ہے جو لوگ ذوالعجائب خدا کی طرف راغبت رکھتے ہیں وہ اِس آگ سے محفوظ رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی 135 سالہ تاریخ کا احاطہ کریں تو مخالفین و معاندین اور شریروں کی طرف سے کون کون سے طوفان بدتمیزی کھڑے نہیں کئے گئے۔ احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ اموال لوٹے گئے۔ جائیدادیں جلائی گئیں۔ اسباب کو خاکستر کر دیا گیا اور اب مساجد اور قبروں کے مزاروں کو توڑا جا رہا ہے۔ جب بیسیوں مکانوں کا جلایا گیا تو ایک احمدی وجود بھی اندر نہیں جھلسا۔ اِس میں پاکستان، بنگلہ دیش اور انڈونیشیا میں مخالفین کی طرف سے بھڑکائی جانے والی آگیں شامل ہیں۔ اِن مخالفین نے ہمارے خلاف جلوس نکالے۔ مگر ہمارے خلفاء نے ہمیں تحمّل اور صبر سے اِن تکالیف کو برداشت کرنے اور ذوالعجائب خدا کے آگے جھکنے کی تلقین کی اور اب ہزاروں احمدیوں کی ملک سے ہجرت نے نہ صرف ان خاندانوں کو مالی لحاظ سے مضبوط کیا بلکہ جماعت من حیث الجماعت بھی مضبوط ہوئی۔ ہزاروں کی تعداد میں دنیا بھر میں مساجد بنیں، مشن ہاؤسز تعمیر ہوئے، جامعات دنیا بھر میں کُھل گئے۔ جہاں احمدیت کے سپوت جرنیل بن کر دنیا میں پھیلے اور ہر سال پھیل رہے ہیں۔ چند سال قبل مسجد بیت الفتوح لندن میں بھی کسی وجہ سے آگ بھڑک اٹھی تھی مگر باوجود عبادات کے لئے نمازیوں کی چہل پہل اور دفاتر میں موجود افراد کے تمام کے تمام اِس آگ سے محفوظ رہے۔

سامعین! ہم اوپر سُن آئے ہیں کہ حضرت ابراہیم حنیف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے محفوظ رکھا۔ ایک دفعہ کسی نے اِس واقعہ پر اعتراض کیا تو مولانا حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ نے اِس اعتراض کا جواب دیا کہ یہ حقیقی آگ نہ تھی بلکہ مخالفت کی آگ تھی۔ جب حضور علیہ السلام نے یہ جواب سنا تو بڑے جلال سے فرمایا کہ:

"اس تاویل کی ضرورت نہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کا زمانہ تو گزر چکا۔ اب ہم خدا کی طرف سے اِس زمانہ میں موجود ہیں۔ ہمیں کوئی دشمن آگ میں ڈال کر دیکھ لے کہ خدا اُس آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے کہ نہیں۔ آج کوئی دشمن ہمیں آگ میں ڈالے گا تو خدا کے فضل سے ہم پر بھی آگ ٹھنڈی ہو گی۔"

(سیرت المہدی۔ روایت 147)

مَیں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

مخالفت کی آگ کی بات چل نکلی ہے تو آپ حاضرین کے ازدیادِ ایمان کی خاطر دو معاندین کا ذکر کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اُن میں ایک جنرل ضیاء الحق تھا جو اس بات کا دعویدار تھا کہ مَیں جماعت احمدیہ جیسے کینسر کو جڑھ سے اکھاڑ کر ہی دم لوں گا۔ اُس کا انجام کیا ہوا کہ آگ کی لپیٹ میں آیا اور ایسا آیا کہ سوائے دانتوں کے ڈنچر کے کچھ اُس کا باقی نہ رہا اور اِس ڈنچر کی وجہ سے آج اِس کی قبر کے نزدیک واقع چوک کو جبڑا چوک کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ دوسرا معاند احمدیت ذوالفقار علی بھٹو تھا۔ جو 90 سالہ مسئلہ حل کرنے کا دعویدار تھا گو وہ آگ کی لپیٹ میں تو نہیں آیا مگر جو لیور (Lever) اُس کی موت کا باعث بنا وہ الیکٹرک تھا اور الیکٹرسٹی ایک آگ ہی ہے جس سے وہی لوگ بچائے جاتے ہیں جو ذوالعجائب خدا پر یقین رکھتے ہیں۔

سامعین! پھر ایک آگ جس کا ذکر اوپر آگ کی تعریف کے ضمن میں ہو چکا وہ روحانی بیماریوں کی آگ ہے۔ جیسے حسد کی آگ، ناجائز مال اکٹھا کرنے کی آگ ہے۔ وہ حُطَمہ میں گرایا جائے گا۔ (الھمزہ) جس میں آگ بھڑکائی گئی ہے۔ اِس آگ سے بھی وہی لوگ بچائے جائیں گے جو اللہ تبارک وتعالیٰ پر توکل کرتے اور اُس کی طرف جھکے رہتے اور دعاؤں میں وقت گزارتے ہیں۔

سامعین! اب مَیں اپنی تقریر کے آخر پر دو تین ایسے ایمان افروز واقعات آپ کے سامنے رکھنے جا رہا ہوں جو آگ کے متعلق اِن الہامات کی تائید کرتے ہیں۔ انڈونیشیا کے مبلغ مولانا رحمت علی صاحب مرحوم کے گھر یعنی مشنری ہاؤس کے قریب ایک دفعہ خوفناک آگ لگی۔ ہوا کے رُخ کی وجہ سے وہ مشنری ہاؤس کی طرف بڑھنے لگی۔ احبابِ جماعت نے آپ سے درخواست کی کہ فوراً گھر چھوڑ دیں یا کم از کم اپنا قیمتی سامان ہی نکالنے کی اجازت دے دیں۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں! مَیں تو اُس آقا کا غلام ہوں جسے کہا گیا تھا کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ یہ تو ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ اس لئے یہ آگ مجھے کچھ نہیں کہہ سکتی۔ آپ دعاؤں میں لگ گئے اور احبابِ جماعت کو دعاؤں کی تحریک کی۔ جب آگ آپ کے گھر کے قریب پہنچنے لگی تو اچانک موسلا دھار بارش ہوئی اور آگ کے شعلے بھسم ہو گئے اور وہی آگ جو لوگوں اور اُن کے سامان کو بھسم کر رہی تھی وہی آگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نتیجے میں خود بھسم ہو گئی۔

(خلاصہ خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 79-81)

سامعین! چند سال قبل 6 نومبر 2021ء کو فری ٹاؤن سیرالیون میں آئل ٹینکر کے پھٹنے سے ایک اندوہناک حادثہ رونما ہوا کہ جب آئل، ٹینکر سے بڑی تیزی سے بہنے لگا تو لوگوں نے آئل بالٹیوں اور کنٹینرز میں اکٹھا کرنا شروع کر دیا کہ اچانک ٹینکر پھٹنے سے آگ لگ گئی اور 98 قیمتی جانیں لقمہ اجل بن گئیں۔ عین اُس وقت ایک کوچ جو اِس کے قریب سے گزر رہی تھی کو بھی آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا اِس کوچ میں ایک احمدی دوست مکرم مصطفیٰ کوجی صاحب کی اہلیہ بھی سفر کر رہی تھیں۔ جن کے کپڑوں کو بھی آگ چھونے لگی۔ آپ نے بلند آواز سے اللہ اکبر، کلمہ طیبہ پڑھنے کے ساتھ یہ کہنا شروع کر دیا کہ اے اللہ! تیرا وعدہ ہے کہ تو احمدیوں کو یوں جلنے نہیں دے گا۔ کچھ ہی دیر میں اس خاتون کے کپڑوں سے آگ دُور بھاگنے لگی۔ مگر اِس کا قیمتی سامان کوچ میں ہی رہ گیا۔ اگلے روز جب یہ خاتون اپنا سامان لینے بس اسٹیشن پر گئیں تو آپ کو آپ کا سامان بھی محفوظ حالت میں مل گیا۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے احسان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے اِس نشان نے اِن کے ایمان کو مزید پختہ کیا ہے۔

(یہ واقعہ مکرم محمد قاسم طاہر صاحب مربی سلسلہ سیرالیون نے الفضل آن لائن کی اشاعت کے لئے بھجوایا تھا)

سامعین! مکرم مقصود احمد ریحان صاحب نے آسٹریلیا سے ایک واقعہ الفضل آن لائن لندن کی اشاعت کے لئے بھجوایا۔ وہ لکھتے ہیں کہ چند روز قبل آسٹریلیا کے جنگلات میں جو آگ نے تباہی مچائی ہے جس کے نتیجہ میں آبادیوں کی آبادیاں لپیٹ میں آئیں۔ قیمتی جانوں اور جانوروں کا نقصان ہوا۔ یہ آگ قدرتی آفت سے کم نہ تھی اور قیامتِ صغریٰ کے مناظر تھے مگر تمام احمدی اِس آگ سے محفوظ رہے اور کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

سامعین! آج کل دنیا پر تیسری جنگ عظیم کے بادل بڑی تیزی سے چھاتے جارہے ہیں۔ دنیا کی سپر پاورز کے درمیان مفادات کے ٹکراؤ میں شدت آتی جارہی ہے اور جیسا کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گزشتہ کئی سالوں سے مسلسل اقوام عالم کو خبر دار کررہے ہیں کہ ہوش کے ناخن لو ورنہ ایک ہولناک تباہی وبربادی اس دنیا کا مقدر ہوسکتی ہے۔

جنگیں ہمیشہ تباہی اور بربادی ساتھ لے کر آتی ہیں اور تیسری جنگ عظیم کی شدت کے اندازے تو دنیا کب کے لگا چکی ہے کہ اس کے نتیجے میں ہونے والی تباہی کا احاطہ انسانی سوچ کے دائرے سے ہی باہر ہے۔ پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جنگوں کے نتیجے میں نقصان ہمیشہ عوام الناس ہی اُٹھاتے ہیں جن کا براہِ راست اس جنگ سے کچھ لینا دینا نہیں ہوتا۔ وہی معصوم اور بے زبان لوگ اپنی جانیں، گھر بار، مال واسباب سے محروم ہوتے ہیں جو اپنا بچاؤ کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ اس کے بالمقابل طاقتور اور فیصلہ ساز لوگ، جو بنیادی طور پر اس جنگ کی وجہ بنتے ہیں اور پوری انسانیت کو اپنی انانیت کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں، ان کے پاس اتنے وسائل ہوتے ہیں کہ ان کو اپنے ان وسائل اور طاقتوں اور مال و دولت پر یہی زعم ہوتا ہے کہ ان کا اپنا کچھ نہیں بگڑے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر کی چکی جب چلتی ہے تو ایسے تمام فراعینِ وقت اپنی تمام دولتوں، اختیارات اور وسائل سمیت تباہ وبرباد کر دیئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا (بنی اسرائیل:16)

یعنی ہم ہر گز عذاب نہیں دیتے یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں (اور حجت تمام کر دیں)۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے رسول حضرت مسیح موعودؑ اور اُن کے خلفاء تو دنیا پر بار بار حجت تمام کر چکے ہیں۔ اب بھی اگر دنیا خدا کے فرستادے کا انکار کرتی رہے گی تو یقیناً خدا تعالیٰ کے غضب کا مورد بننے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو!
ہوگئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

پس خدا تعالیٰ کا غضب تو بھڑک رہا ہے اور جنگ عظیم کی آگ کے شعلے بھی بھڑک رہے ہیں۔ بطور ایک احمدی ہم سب کا فرض ہے کہ ہم سب خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بھی زیادہ جھکیں اور نہ صرف اپنے لئے بلکہ تمام بنی نوع انسان کیلئے خدا تعالیٰ کے رحم کے طالب ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ 11 دسمبر 2015ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

"دنیا اس وقت آگ کے گڑھے کے جس دہانے پر کھڑی ہے کسی وقت بھی ایسے حالات ہوسکتے ہیں کہ وہ اس میں گر جائے۔ ایسے وقت میں دنیا کو اس آگ میں گرنے سے بچانے کی کوشش کرنا اور امن اور سلامتی دینے کا کام کرنا ایک احمدی کی ذمہ داری ہے اور احمدی ہی کر سکتے ہیں۔ پس اس کے لئے کوشش کی ضرورت ہے اور سب سے بڑی چیز اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنا ہے، اس کے آگے جھکنا ہے، اس کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ اس کا تقویٰ اپنے دلوں میں پیدا کرنا ہے۔ تبھی ہم اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بھی اور دنیا کو بھی امن اور سلامتی دے سکتے ہیں۔ ایسے ہی موقع کے لئے اور ان حالات کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ:

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

پس اس ذوالعجائب اور سب طاقتوں کے مالک خدا سے تعلق مضبوط تر کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ سے پیار میں بڑھنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور دنیاداروں کو بھی عقل دے کہ وہ خدا تعالیٰ کی آواز کو سنیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچیں۔"

سامعین! حضور ایدہ اللہ نے مؤرخہ 22 نومبر 2024ء کے خطبہ جمعہ فرمایا کہ

"اس وقت مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ یورپ میں بھی حالات بڑی تیزی سے جنگ کی طرف جارہے ہیں۔ یوکرین اور روس کی جنگ پھیلنے کا خطرہ بڑھتا جارہا ہے۔ دھمکیاں مل رہی ہیں یورپ کے باقی ملکوں کو بھی۔ اکثر جو ہیں عقل رکھنے والے اور امن پسند لوگ لیڈر اس بارے میں پریشان بھی ہیں۔ بہر حال دعا

کریں اللہ تعالیٰ احمدیوں اور امن پسند لوگوں کو جنگ کے بداثرات سے محفوظ رکھے اور یہ لوگ ایسے ہتھیار استعمال نہ کریں جنگ میں جن کے استعمال سے آئندہ نسلیں متاثر ہوتی ہیں۔ مسلمان ممالک کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل اور سمجھ دے اور وہ لوگ بھی حق پہچاننے کی اللہ ان کو حق پہچاننے کی توفیق دے۔"

سامعین! حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"مدّت کا یہ میرا الہام ہے کہ "آگ سے ہمیں مت ڈرا۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔" یہ ویسے ہی ہے جیسے حدیث شریف میں ہے کہ بعض بہشتی بطور سیر دوزخ کو دیکھنا چاہیں گے اور اس میں اپنا قدم رکھیں گے، تو دوزخ کہے گی کہ تو نے تو مجھے سَرد کر دیا۔ یعنی بجائے اس کے کہ دوزخ کی آگ اُسے جلاتی۔ خادموں کی طرح آرام دِہ ہو جاوے گی۔

عادت اللہ یہی ہے کہ دو ناریں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ محبّتِ الٰہی بھی ایک نار ہے اور طاعون کو بھی نار لکھا ہے لیکن ان میں سے ایک تو عذاب ہے اور دوسری انعام ہے، اسی لیے طاعون کی نار کی ایک خاص خصوصیت خدا تعالیٰ نے رکھی ہے۔ اِس میں آگ کو جو غلام کہا گیا ہے۔ میرا مذہب اس کے متعلق یہ ہے کہ اسماء اور اعلام کو ان کے اشتقاق سے لینا چاہئے۔ غلام غَلْمہ سے نکلا ہے۔ جس کے معنے ہیں کسی شئ کی خواہش کے واسطے نہایت درجہ مضطرب ہونا یا ایسی خواہش جو کہ حد سے تجاوز کر جاتی ہے اور انسان پھر اس سے بے قرار ہو جاتا ہے اور اسی لیے غلام کا لفظ اس وقت صادق آتا ہے جب انسان کے اندر نکاح کی خواہش جوش مارتی ہے۔ پس طاعون کا غلام اور غلاموں کی غلام کے بھی یہی معنے ہیں کہ جو شخص ہم سے ایک ایسا تعلق اور جوڑ پیدا کرتا ہے جو کہ صدق و وفا کے تعلقات کے ساتھ حد سے تجاوز ہوا ہو اور کسی قسم کی جدائی اور دُوئی اس کے رگ و ریشہ میں نہ پائی جاتی ہو اسے وہ ہرگز کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی اور جو ہمارا مرید الٰہی محبت کی آگ سے جلتا ہوگا اور خدا کو حقیقی طور پر پالینے کی خواہش کمال درجہ پر اس کے سینہ میں شعلہ زن ہوگی۔ اسی پر بیعت کا لفظ حقیقی طور پر صادق آوے گا۔ یہاں تک کہ کسی قسم کے ابتلا کے نیچے آکر وہ ہرگز متزلزل نہ ہو بلکہ اور قدم آگے بڑھاوے۔ لیکن جبکہ لوگ ابھی تک اس حقیقت سے واقف نہیں ہیں اور ذرا ذرا سی بات پر وہ ابتلا میں آجاتے ہیں اور اعتراض کرنے لگتے ہیں تو پھر وہ اس آگ سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 2)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس آگ سے بچائے رکھے اور ہم تمام احمدیوں کے حق میں آگ بارے یہ الہامات پورے کرکے محفوظ رکھے اور ہم سب کو اپنے سے پیار کرنے والا بنائے۔ آمین

(کمپوز ڈبائی: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡